یہ کتاب مفت تقسیم کی گئی۔

حافظ مسعود احمد

مرتب : عزیز احمد صدیقی

منجانب: آپ کا ایک خیر خواہ بھائی

رابطہ کیلئے پتہ: پوسٹ بکس نمبر 81 کراچی 74200

یہ کتاب مفت تقسیم کی گئی۔

تعارف مؤلف

عزیز احمد صدیقی مرحوم گزشتہ ۴۰ سال سے اسلامیات پر تحقیقی مواد فراہم کر رہے تھے۔ اسلام پر عجمی اثرات کی نشان دہی ان کا نصب العین تھا۔ یوپی کے مشائخانہ ماحول میں ۱۹۱۹ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی عربی و فارسی تعلیم خاندانی روایات کے مطابق گھر پر ہوئی۔ والدین کی خواہش تھی کہ عالم دین بنیں اور دیوبند سے فارغ التحصیل ہوں۔ مگر ان کو کسب معاش کے لئے شعبہ دین پسند نہ آیا۔ انگریزی تعلیم کے لئے اپنے چچا کے پاس حیدر آباد دکن چلے گئے اور انٹر تک پڑھ کر نظام ریلوے میں ملازمت اختیار کر لی۔ سقوط حیدر آباد کے بعد ۱۹۴۹ء میں پاکستان آئے اور ایک تیل کمپنی میں ملازم ہو گئے۔

۱۹۶۰ء میں محمود احمد عباسی کے ساتھ احیاء دین رسولؐ عربی میں سرگرم عمل ہوئے۔ ملازمت کے ساتھ کثرت مطالعہ اور تصنیف و تالیف کے مشاغل نے بصارت خراب کر دی...... لیکن ان کے جوش و شوق میں فرق نہ آیا۔

موصوف اظہار حق کے لئے الفاظ چبانے اور گول مول باتیں کرنے کے قائل نہیں تھے۔ ان کی کتابوں سے فرقہ پرست مولویوں کی زبان طعن بند ہو گئی اور نوجوان نسل کو وہ حقائق مل گئے جن کی ان کو تلاش تھی۔ اسلام اتحاد کا داعی ہے اور اتحاد صرف توحید پر ہو سکتا ہے آثار سے ظاہر ہے کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو متحد ہو کر اسلام کا بول بالا کرنا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ موصوف کی کتابوں کی مانگ اندرون و بیرون ملک سے آ رہی ہے اور انہیں بار بار شائع کرنے کی ضرورت پڑتی ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

اشاعت ثانی مورخہ 24 نومبر، ۲۰۰۰ء

احسن عباس

ضمیمہ مُرتّب

اللہ تعالیٰ جس قوم سے خُوش ہوتا ہے اُسے نوازتا ہے خُوش حال بناتا ہے اور حکُومت عطا فرماتا ہے اور کارکردگی اچھی ہوئی تو دُوسری پس ماندہ جاہِل اور گُمراہ اور نیم وحشی اَقوام کی اِصلاح کی ذِمّہ داری بھی سونپ دیتا ہے کہ جاؤ دُوسروں کو سُدھارو اور اُن کی رہنمائی کرو۔

برِّصغیر ہِندُوستان کی تارِیخ اِس قُدرتی عمل کی شَہ ہے یہاں سکندرِ اعظم کے بعد سے جو نیا حملہ آور آیا اُسی مقصد کو پُورا کرنے آیا کہ یہاں تو ہم پرستی جہالت شِرک، کُفر بدکاری اور ذات پات کی لَعنت ختم کرے محمّدبن قاسم، محمُود غزنوی، شہابُ الدّین غَوری، نادرشاہ ابدالی حتیّٰ کہ انگریز فرانسیسی اور پُرتگالی اِسی مقصدِ عظیم کے ساتھ آئے کہ یہاں کے جمُود پذیر مُعاشرے میں تھَوڑی سی ہل چل پیدا کریں اور تازہ خُون داخِل کریں کیُونکہ بقول سَعدی شِیرازی ؎

نازوانداز کہ دادند داو ندبہ ہِنُد

یَعنی نزاکت اور زنانگی ہِندُوستان کے حِصّے میں آئی اور یہ بات اقوامِ عالم کو بُہت پہلے مَعلُوم ہوچکی تھی۔ سکندرِ اعظم نے پُورس کے ہاتھیوں کا ذِکر ساری دُنیا میں پھیلادیا تھا اور مُشاہدہ بھی ہے کہ یہاں بڑے بڑے سُورماؤں اور فاتحوں کی اَولاد دُوچار پُشتوں کے بعد ناچنے گانے لگتی ہے اِیرانی نَژاد جان عالم کی بہادری کا اندازہ اُن کے اِس شعر سے ہوتا ہے ؎

ہائے میں نہ ہُوئی حضرتِ شبیّر کے ساتھ
مار دیتی مُوئے شِمر کو کسی تدبیر کے ساتھ

اور مُغلِ ہِند کے سپُوت شہنشاہ ہِند فرماتے تھے

عُمرِ دراز مانگ کر لائے تھے چار دِن
دُو آرزُو میں کٹ گئے دُو اِنتظار میں

اور ہم لوگ حیران ہوتے ہیں کہ یہ کلام کسی شہنشاہ کا کلام ہے یا کسی خواجہ سِرا کا جو اپنی بے کسی اور بے بسی کا ماتم کرتا تھا گویا زِندگی سے بیزار تھا۔

پِھر اگر انگریزوں نے اُسے وہاں بھیجا جہاں کے قابِل تھا (رنگُون کا جیل خانہ) تو کیا بُرا کیا۔ یقیناً وہ شہنشاہِ ظفر کے کلام کو اصلیّت اور حقیقت کا رنگ دینا چاہتے تھے کہ شاہی محل میں بیٹھ کر آہ و فغاں کرنے اور نوحہ و سوز لکھنے کا کیا جواز ہے جاؤ جیل میں بیٹھ کر بسُورو اور ظاہر ہے کہ انگریز ایسا نہ کرتے تو وہ یہاں کے عوام کو علم و ہُنر سے آراستہ کیسے کرتے۔ اُن کی جہالت کیسے دُور کرتے۔ یہ بے چارے بٹیرے لڑاتے اور شاعری کرتے اور کبُوتر اُڑاتے رہتے۔

ہِندُو مذہب کی تارِیخ

کہتے ہیں انگریزوں نے ۱۸۸۱ء میں مردم شُماری کروائی اور معلُوم کرنا چاہا کہ ہِندُوستان میں کِتنے مذہب رائج ہیں لیکن نتائج معلُوم کر کے اُنہیں حیرانی ہُوئی کہ کِسی ہِندُو کو معلُوم نہ تھا کہ مذہب (Relegion) کیا ہوتا ہے یعنی ہِندُو مُعاشرے میں مذہب نام کی کوئی چیز نہ تھی وہ صِرف ذات (Caste) جانتے تھے اِن میں کُچھ اُونچی ذات کے تھے اور کُچھ نیچی ذات کے پِھر ذاتوں کے اندر ایک تقسیم گوتروں کی تھی (خاندان یا قبیلے) اور وہ بے حِساب تھے۔ صِرف برہمنوں میں ۱۸۰۰ گوتر شُمار

ہُوئے۔ چھتری یعنی راجپُوتوں میں ۵۹۰ اور ویشوں میں ۵۵ گوتر تھے اور یہ سب آریہ نَسل سے ہونے کے دعویدار تھے۔ شُودروں کی ذاتوں اور گوتروں کا کوئی حساب نہیں لگ سکا اِس طرح ہِندُوستان میں ۲۷۲ ذاتوں کا پتہ چلا۔ نیز یہ انکشاف بھی ہُوا کہ مُسلمانوں میں بھی چار ذاتیں موجُود ہیں۔ شیخ۔ سیّد، مُغل، پٹھان اور اِن میں بھی آپس میں شادی بیاہ نہیں ہوتا تھا۔ البتّہ کھانے پینے میں یہ زیادہ پرہیز نہیں کرتے تھے۔

جب کہ برہمنوں میں ویدی (ایک وید جاننے والے) دُوبے (دُو وید جاننے والے برہمن کا کھانا پینا نہیں کھاتے) اور چوبے (چار وید جاننے والے) ترہیدی (تین وید جاننے والوں کا کھانا نہیں کھا سکتے ہیں نہ آپس میں شادی بیاہ کر سکتے ہیں۔ یہی حال شاستری برہمنوں کا ہے۔ وہ سب سے جُدا ہیں برہمنوں میں بعض گوشت کھاتے ہیں مگر بیشتر نہیں کھاتے۔ کشمیر کے اور سندھ کے برہمن گوشت مچھلی کھاتے ہیں اِس لئے گوشت نہ کھانے والوں سے کمتر سمجھے جاتے ہیں اور اُنہی باتوں سے اُن کی ذات معیّن ہوتی ہے۔

دُو قومی نظریہ:۔

قیامِ پاکستان کا مقصد یہ تھا کہ ہِندُوستان کے تمام مُسلمان ایک جگہ جمع ہوں اور ایک دُوسرے سے مِل کر اپنے اِختلافات دُور کریں اور خالص اِسلامی مُعاشرہ تشکیل دیں۔ قائدِ اعظم نے کہا مُسلمانوں کو یہ بُھلا دینا چاہیئے کہ وہ سندھی، پنجابی، بلوچی، پٹھان یا بنگالی ہیں ہم سب مُسلمان ہیں۔ ہمارا خُدا ایک ہے قُرآن ایک ہے اور رسُول ایک ہے پَس ہم ایک قوم ہیں اَب ہمارا ایک مُلک بھی ہے جس کا نام پاکستان ہے ہماری ایک زُبان ہے جس کا نام اُردُو ہے۔

لیکن پاکستان کے بنتے ہی مسلمان قائدِ اعظم سے پوچھنے لگے تم شیعہ ہو یا سُنّی ؟ (بہادر یار جنگ) اور پچیّس سال سے پہلے ہی فرقوں اور قوموں کے اختلاف کے ساتھ لسّانی اختلافات وہ رنگ لائے کہ پاکستان پانچ خود مختار صُوبوں میں تقسیم ہو گیا پٹھّان کی پنجابی سے سندھی کی پٹھّان سے اور بنگالی کی بہاری سے نفرت اتنی بڑھی کہ مہاجر بے چارہ پُوچھتا ہے کہ اسلام کہاں ہے۔ کیا ہندُو مُسلم فساد اِس سے زیادہ ہولناک ہوتے۔ تاہم وہ کشمیریوں سے بہتر ہیں جن کی ایک ٹانگ ہندُوستان کے ہاتھ میں ہے اور دُوسری پاکستانیوں کے۔

ہاں ہندُوؤں کو اس نظریہ سے فائدہ ہُوا وہ اپنی ۲۷۲ ذاتوں کو بھُول کر لادینیت پر متحد ہو گئے اُنہوں نے ایک Secular State بنالی اور جب سُنا کہ اُردُو مُسلمانوں کی زُبان ہے تو اُس سے بھی بیزار ہو گئے اب اُن کا ایک مُلک ہے وہ ایک قوم ہیں اور اُن کی ایک زُبان ہے۔ ہندی۔

برہمن کی ہوشیاری :-

برہمن نے اِس موقع سے فائدہ اُٹھایا وہ پھر چودھری بن گیا۔ اُس نے ہاتھ جوڑ کر پرنام کر کے پندرہ لاکھ مُسلمانوں کو اپنی لادینیت کی بھینٹ چڑھادیا مُسلمانوں کی ہزار سالہ بالادستی کا بدلہ لے لیا تمام مُسلم ریاستیں جو مِل کر موجودہ پاکستان کے برابر تھیں ختم کر دیں اُن کی تارِیخ اور جُغرافیہ بھی باقی نہ رکھا پھِر مُسلم اکثریت کے علاقے کشمیر کو دبوچ لیا اور پاکستان کو تین بار وہ مار ماری کہ یہ اپنی اِسلامی ثقافت۔ اِسلامی نظامِ زندگی بھُول کر اَب اَپنے ہندُو بھائیوں کی طرح ہو جمالو، مست قلندر علی دم دم اندر گاتا ناچتا پھر کسی محمد بن قاسم نادِر شاہ یا ابدالی کا مُنتظر ہے۔

اِسی برہمنی بالادستی کو مُستحکم کرنے کے لئے آریہ سماج کا بانی دیانند ویدوں کا دھرم
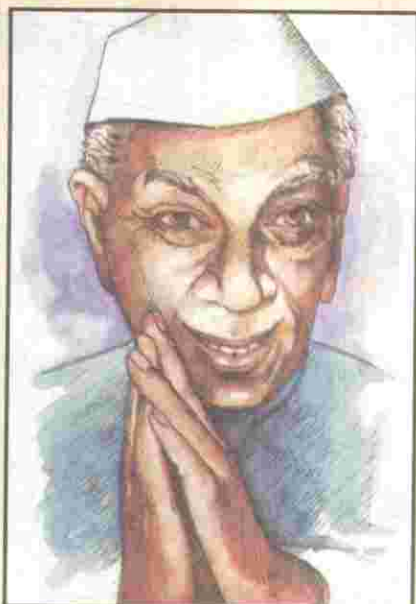
تیّار کر رہا تھا۔ وہ وَیدوں میں کانٹ چھانٹ کر کے اُنہیں دورِ حاضرہ کے لئے قابلِ قبول بناتا رہا۔ حالانکہ وَید کوئی مذہبی کِتابیں نہیں تھیں سَنسکرت زُبان میں وَید عِلم، فلسفہ یا سائنس کو کہتے ہیں جیسے عِلمِ طِب کو ایور وَید عِلمِ سیاست کو دِبترَ وَید عِلمِ مَوسیقی کو گاندھر وَید اور عِلم سیاست کو ارتھ وَید کہتے ہیں۔

ہِندُو عوام نے لاعِلمی سے سمجھ لیا کہ وہ الہامی کِتابوں کا نام ہے حالانکہ یہ کِتابیں مُختلف اَدوار میں مُختلف اَفراد نے لِکھّی تھیں اِن میں خاص بات صِرف یہ ہے کہ یہ سب شعری مجمُوعے ہیں یَعنی بَرہمنوں اور پَنڈتوں کی فِکر کا نمُونہ اور وہ اَشعار جو اِن میں درج ہیں منتَر کہلاتے ہیں منتَر کے معنٰی ہیں خُود سے باتیں کرنا اور ظاہر ہے کہ شعر کہنا خُود سے باتیں کرنا ہی ہے۔

وَیدوں کی تعلیم :-

اَب ہم وثُوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وَیدوں کی تَعلیم وحشیانہ تھی اور آریوں کا

مُعاشرہ بھی وحشیانہ تھا۔ تہذیب کا اُن میں شائبہ بھی نہیں تھا۔ مندرجہ ذیل منتر ملاحظہ ہوں۔

ا۔ جیسے بیج ڈالنے والا مست سانڈہ گایوں میں جُفت ہونے کے لئے اَپنے زور سے پہنچتا ہے وَیسے ہی اِندر دیوتا عُمدہ صِفات کی بارش کرنے والا۔ صاحبِ ثروت۔ کُل دُنیا کو پَیدا کرنے والا اَپنی طاقت سے دَھرماتما (سخی) آدمی تک پُہنچتا ہے۔

۲۔ جیسے باپ اَپنی کنواری بیٹی سے بھوگ (جماع) کرتا ہے وَیسے ہی بادل زمین پر اپنی بُوندیں ٹپکاتا ہے۔

۳۔ جیسے باپ اپنی بیٹی سے بھوگ (جماع) کرتا ہے ویسے ہی سُورج صُبح صادِق میں اپنی کِرنیں زِمین پر چھوڑتا ہے۔

رگ وید سوکت ۱۶۔ منتر ۵۔۶۔۷

۴۔ جیسے کبُوتر کبُوتری کے پاس جاتا ہے وَیسے ہی اِندر ہماری پُکار پر پہنچتا ہے۔

سوکت ۳۰ منتر ۴

۵۔ جیسے گھوڑا گھوڑیوں میں جُفت ہونے پُہنچتا ہے۔ وَیسے ہی پڑی ہوئی عورت کے پاس اِندرا بھوگ کے لئے جاتا ہے۔

سوکت ۵۶۔ منترا

اِسی تعلیم کا نتیجہ تھا کہ آریوں میں شادی بیاہ کی رَسموں کا کوئی وجُود نہ تھا۔ یہ جنسی تسکین کے لئے بطور اِستحقاق زنا اور خلافِ فِطرت اَفعال کے مُرتکب ہوتے تھے ماں بہن بیٹی کو بھی نہ چھوڑتے تھے۔ آریوں کے بچّے اَپنے مُختلف اور مُتعدّد باپوں پر فخر کرتے تھے۔ یہ اَثرات ہِندُو مُعاشرے میں کم وبیش آج بھی موجُود ہیں۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ آریا نَسل کی اقوام میں خُواہ وہ عیسائی ہو چکی ہوں یا مُسلمان جہاں بھی ہیں جیسے

یوَرپ، رُوس، خراسان، عراق، اِیران یا ہِنڈوستان۔ یہ مُعاشرتی کمزوری موجُود ہے اُن کے جشنِ نَوروز، عیدِ غدِیر اور محرّم کی عزاداری دَراصل جِنسی تسکِین کے بہتر ین وَسائل ہیں اور اِسی لئے اِنہیں مَذہبی تحفظ دے کر باقی رکھا گیا ہے۔

شائستگی کے اَثرات :-

ہم دیکھتے ہیں کہ سکندرِ اعظم کے حملے کے بعد (۳۰۰ قبلِ مسیح) سے ہِنڈوستانی آریوں میں کُچھ شائستگی پیدا ہونے لگی۔ فاتح قوم سے میل جُول سے اور اُن کے اَخلاقی معیَار کے مُشاہدے سے اُنہیں اَپنی بے مائیگی اور جہالَت کا اِحساس ہُوا برہمنوں نے محسُوس کیا کہ نَووارد حملہ آوروں کا خُدا اُن کے دیوتاؤں اِندرا، وشنُو اور برہما سے زیادہ طاقتوَر ہے تو اِن لوگوں نے وَیدوں کے مُقابلے میں اَپن شد تیّار کرنے شُروع کر دیئے اَپن شدوں میں کِسی اَصل پیدا کرنے والے اور کائنات کے مالِک کا ذِکر ہے مگر بے حَد مُبہم ۔ اَپن شدوں کی تعدَاد پچّاس ہے۔ دِیانندجی صِرف دَس کا مانتے تھے اور اُنہی کی رَوشنی میں وَیدوں کی اِصلاح فرماتے تھے جیسے پہلے بھی برہمنوں نے اَپن شدوں کی تاوِیلات اور تفسِیرات لِکھ کر اُن کا حُلیہ بگاڑا اور سُوترا نامی کِتابیں لِکھّی تھیں جِن میں قُربانی کے اِحکامات پر کلپ سُوترا۔ شادی بیاہ کی رسُوم پر گرہ سُوترا اور عیّاشی کے لئے کام سُترا اور عوَام کا رُخ پِھر جہالَت کی طرف موَڑ دیا تاکہ برہمنوں کی چوَدھرایت قائم رہے اور وہ اَثرات جو یُونانیوں نے پیدا کئے تھے زائل ہو جائیں۔

پِھر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک دَور میں سُوتروں کا زَور توَڑنے کے لئے اور ہِندُو مُعاشرے میں باضابطگی پیدا کرنے کے لئے سُمرتیاں لِکھّی جانے لگیں۔ اِن سُمرتیوں میں منُو سُمرتی مشہُور ہے جِس میں پہلی بار ہم کُچھ ایسے اِحکام دیکھتے ہیں۔

بیٹی کے ساتھ جماع (بھوگ) کرنے سے پاپ ہوتا ہے اگر کوئی اِس کا مُرتکب ہو تو وہ برت (روزہ) رکھے اور گائے کا پیشاب پیئے۔

اُسی زمانے میں مہاتمابُدھ نے ترکِ دُنیا کی تعلیم شروع کی اور حرام کاری کا خاتمہ کرنا چاہا اُنہوں نے لوگوں کو جنگلوں میں جا کر رہنے کی تلقین کی اور گیان دھیان (معرفت وریاضت) کی تربیت دی۔ ظُلم سے بچنے کا حُکم دیا۔ تو برہمنوں نے شاستر لِکھنا شُروع کر دیئے اور اُن کی تعلیمات کا زور توڑنے کی پُوری کوشش کر ڈالی۔ شاستروں میں کوکا شاستر مشہُور ہے جس میں حرام کاری کی ترغیب ہے اُسی زمانے میں ہِندُوستان بھر میں وہ گندے مُجسّمے تیّار کیے گئے جو ہِندُو مُعاشرے کی مایۂ ناز یادگار ہیں جن سے جِنسی ترغیب ہوتی ہے۔

جس طرح ویدوں کو ماننے والے برہمن ویدی۔ دُوبے۔ تربیدی اور چوبے مشہُور تھے اَب شاستروں کو ماننے والے شاستری برہمن پیدا ہُوئے اور اُنہوں نے مُعاشرے کو پھر گُناہ پسند بنا دیا۔ ہر طرح کی بدکاری جائز کر دی اور جواز یہ پیش کیا کہ نسل کی بقا کے لئے ترکِ دُنیا کی تعلیم صحیح نہیں ہے۔

۶۲۳ء میں سِندھ پر مُسلمانوں کا حملہ ہُوا اور دِینِ توحید کا غلغلہ ہُوا جس نے دیوی، دیوتاؤں کی قُدرت اور فضِیلت کا سارا بھرم ختم کر دیا۔ مساوات کی تعلیم دی کہ اِنسان اِنسان سب برابر ہیں اُونچی اور نیچی ذات کوئی چیز نہیں۔ عزّت والا وہ ہے جو اللہ سے ڈرے اور کِسی سے نہ ڈرے اور عدل واِنصاف کا علمبردار ہو۔ تو ہِندُو مذہب پر اُس کے اثرات پڑنے لگے خاص کر دسویں اور گیارھویں صدی میں محمُود غزنوی کے حملوں کے بعد تو گویا دیوی دیوتاؤں کی عظمت کو زوال ہی آگیا اور اُن کا اِحترام عوام کے دِل سے نِکل گیا۔

۱۳۰۰ء میں وَیدک دَھرم میں پھر اِصلاحات شُروع ہُوئیں بَرہمنوں نے اَب پُران لِکھنے شُروع کئے جِن میں وشنو پُران، شیوا پُران گنیش پُران، بھاگوَت پُران، کورم پُران ، پدّم پُران وغیرہ اَٹھارہ پُران لِکھے گئے اِن پُرانوں میں خاص بات یہ ہے کہ ہر پُران اَپنے مخصُوص دَیوتا کی عظمت بیان کرتا ہے اور باقی دَیوتاؤں کو جُھٹلاتا ہے اُن کی توہین کرتا اور اُن کا مذاق اُڑاتا ہے۔

پِھر بھی ہم دیکھتے ہیں کہ ہِندُو معاشرہ اِن پُرانوں کے کُل دَیوتاؤں کو باوَصف اُن بُرائیوں کے جو اُن میں مَرقُوم ہیں اَب قابلِ اِحترام جانتا ہے کہتے ہیں ہر دَیوتا میں جو شکتی (قُوّت) ہے وہ اُن خامیوں کے باوجُود جو درج ہیں قابلِ پَرستش ہے۔

ہِندُو مُسلم اِتّحاد :-

اُسی زَمانے میں کُچھ لوگ پَیدا ہُوئے جو مُسلمانوں اور ہِندُووں میں میل جول بڑھانے کی کوشِش کرنے لگے جِن میں سَنت کَبیر مشہُور ہے کہتے ہیں یہ کِسی بَرہمنی بیوہ کے بطن سے پَیدا ہُوا اور جنگل میں پھینک دیا گیا کِسی جُلاہے نے رحم کھا کر اُسے پالا۔ جوان ہو کر رامانند کا چیلا ہو گیا۔ اُس کے ساتھ جنگل میں کِسی غار میں رہنے لگا۔ بِھیک پر گُذر کرتا ۔ کِسی بَرہمن نے دیکھا تو اَپنے پاس بُلا لیا اور اَپنی بیٹی لَوئی سے شادی کر دی ایک دِن بِھیک نہ مِلی تو بیوی نے کہا نا تھ گاؤں کا بڑا ساہُوکار دَھرم دَاس مُجھ پر ریجھا ہے اگر اِجازت دَو تو ایک رَات اُس کے ساتھ بسر کر کے جو مانگوں گی حاصِل کر سکتی ہُوں کَبیر نے اِجازت دیدی اور کہا کہ جِتنی زیادہ رقم مِل سکے حاصِل کرو لَوئی گئی اور بہت سارُوپیہ لے آئی کَبیر خُود اُسے دَھرم دَاس کے گھر پُہنچانے جاتا یہ دیکھ کر دَھرم دَاس کَبیر کا چیلا ہو گیا۔

اِس طرح کَبیر تلاشِ مُعاش سے فارغُ البَال ہو کر ایک نئے دَھرم کا پَرچار

کرنے لگا۔ اُس کا دھرم نہ ویدی تھا نہ اسلامی اُس نے اِعلان کیا کہ وید اور پُران دُونوں رَد کر دینے کے لائق، بُت پَرستی ناجائز، اِنسان پَیدا ہوتا ہے، مَرتا ہے اور پِھر پَیدا ہوتا ہے۔[1] اِسی طرح یہ سِلسلہ جاری ہے ہر شخص اَپنے کَرم (عمل) کا پَھل پاتا ہے۔ مُکتی (نجات) کے لئے تیرتھ جاترا کرنا فضُول ہے۔ ذات پات کی تفرِیق بے جا ہے اللہ کی عِبادت کرنے والے اور رام کی پَرستِش کرنے والے کو صِرف اُسی ایک نے پَیدا کیا ہے ہِندُو مُسلمان دُونوں برابر ہیں دُونوں کو ساتھ رہنا اور کھانا پینا چاہیئے اور اَپنے گرُو کا حُکم ماننا چاہیئے اُس نے اَپنے خیالات کو گیتوں میں پیش کیا۔ اُس سے بُہت سے ہِندُو اور مُسلمان اُس کے ساتھ ہو گئے اُس کے مَرنے کے بعد ہِندُو اُسے اَپنا گُرو کہتے تھے اور ہِندُو طریقے پر جلانا چاہتے تھے اور مُسلمان اَپنا پیر سمجھتے تھے اور دَفنانا چاہتے تھے۔ آخر کو اُس کے جنازے میں پُھول رکھ دیئے گئے اور لاش غائب کر دی گئی تو ہِندُوؤں اور مُسلمانوں نے آدھے آدھے پُھول بانٹ لئے مُسلمانوں نے پُھولوں کو دَفن کیا اور اُس پر مقبرہ بنادیا۔

ہِندُو مُسلمان کی تفرِیق مٹانے والے اِیرانی دَرویشوں فقیروں اور صُوفیوں کی یَلغار بھی اُسی زمانے میں ہُوئی جو تاتاریُوں کے حملے سے بلخ بُخارا اور خُراسان چھوڑ کر بھاگے تھے اور مُسلمان جوگی بَن کر سارے ہِندُوستان کے کونے کونے میں پھَیل گئے یہ ایک نئے مَذہب کی تبلِیغ کرنے لگے جِسے تصَوّف کہا جاتا ہے۔ اِن میں ہِندُو بھی

[1] تناسخ اور حلول کا عقیدہ خالِص آریائی عقیدہ ہے کہ رُوحیں صِرف مقررہ مِقدار میں پَیدا کی گئی ہیں اور وہی لَوٹ پِھر کے نئے قالبوں میں آتی رہتی ہیں مگر جب دُنیا کی آبادی بڑھ گئی تو اُن کی سمجھ میں نہ آیا کہ یہ مزید رُوحیں کہاں سے آگئیں اور اَب اِن کو کون پَیدا کرتا ہے۔ بَدقسمتی سے اُنہی عقائدِ کو شیعہ فِرقے نے اَپنا کر اِسلام میں شامِل کر لیا جس سے ہِندُوستانی مُسلمانوں کا مُعاشرہ ہِندُو عقائدِ سے قرِیب ہو گیا۔ اِس میں صُوفیوں نے بُہت زیادہ مدد کی جو بہ باطن شیعہ ہوتے اور بظاہر مُسلمان بنے رہتے اُن میں لعل شہباز قلندر، علی ہجویری، خواجہ ہند نے نواز اور خواجہ گیسودراز کا شیعہ ہونا ثابت ہو چُکا ہے۔ دیکھئے ہماری کِتاب ارمغانِ نجم۔

شامل ہو گئے جن میں گرونانک قابلِ ذکر ہے یہ غالباً ۱۲۹۲ء میں پیدا ہوا اُس نے ویدوں کی مخالفت کی اور کہا۔

وید پڑھت برہما مرے چاروں وید کہانی
سنت کی مہما وید نہ جانے برہم گیانی آپ پرمیشور

یعنی وید بنانے والے برہما مر گئے اور چاروں وید ایک کہانی ہو گئے سنت (صوفی) کو ویدوں کی ضرورت نہیں وہ تو خود برہم گیان (تصوف) یا ہمہ اوست سیکھ کر خدا بن جاتا ہے۔ اور یہی بات مسلمان صوفی بھی کہتے تھے کہ خدا اُن میں حلول کرتا، سما جاتا ہے اور اَنَا الحَقّ (مَیں خُدا ہوں) کا نعرہ بُلند کرنے کا حکم دیتا ہے۔

سری چند اور لکشمی داس اُس کے دو بیٹے تھے سری چند گوشت کھاتا اور شراب پیتا تھا اور سر منڈاتا تھا۔ وہ اپنے چیلوں کو سجدھاری سر منڈا قلندر کا لقب دیتا تھا۔

لکشمی داس نے بال بڑھا لئے تھے اور اپنے چیلوں کو کیس دھاری کہتا تھا یعنی زُلفوں والے جوگی یا پیر۔

نانک، گرو کہلاتا تھا جو لوگ اُس کے جانشین ہُوئے وہ بھی گرو کہلائے نانک سے لے کر گوبند سنگھ تک دس گرو ہوئے (یعنی سجادہ نشین) ۱۷۰۸ء میں گوبند سنگھ نے اِس پنتھ کے قواعد و ضوابط مُرتّب کئے اور ایک علیحدہ فرقہ بنا دیا اُس کے بعد گرو ہونا بند ہو گئے۔ نانک سے لے کر گوبند سنگھ تک ہر جانشین کا کلام جو پنجابی زُبان میں تھا جمع کیا گیا۔ یہ مجمُوعہ گرنتھ صاحب کے نام سے مشہُور ہُوا۔

نانک نے ہندوؤں اور مُسلمانوں میں اتّفاق اور اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی تھی۔ گوبند سنگھ نے اُسے ختم کر دیا اور مُسلمانوں سے بُغض و عداوت کا بیج بو دیا اور چاہا کہ مُسلمانوں کو ختم کر دیا جائے اُس نے کہا

میں اِک اَیسا سِکھ بناؤں جو سَوا لاکھ سِکھ کو مارے

گوبند سنگھ پنجابی ہونے کی وجہ سے شیخ کو سِکھ کہتا تھا اور شیخوں یعنی مسلمانوں کو قتل کرنے والوں کا نام اُس نے سِکھ رکھا تھا۔

آریہ سماج کا بانی

۱۸۲۷ء میں مول شنکر ولد اَمبا شنکر گُجراتی شیوی برہمن مقام مروی ریاست کاٹھیاواڑ میں پیدا ہُوا۔ یہ شخص ۱۸۴۵ء میں سَنیاسی ہو گیا۔ ۱۸۶۰ء میں اُس نے سَنیاس چھوڑ کر متھرا میں قیام کیا۔ یہاں اُس نے ورجانَند سَرسوتی سے سَنسکرت زُبان میں تعلیم حاصِل کی اور اَپنا نام بدل کر دیانند سَرسوتی رکھّا۔

بھیم سین شَرما جو اُس کی سَنسکرت کا ترجُمہ کرتا تھا لکھتا ہے کہ اُس نے نام تو دیانَند رکھّا تھا مگر تھا بڑا کٹھور (ظالِم) بے رحم ملکہ وکٹوریہ کا دِلّی دَربار دیکھنے گیا تو چار نوکر ساتھ لے گیا۔ بھیڑ بھاڑ میں اُس کے کپڑوں کی گٹھڑی کھو گئی۔ دیانند نے اُس کی قیمت مُبلغ چار روپے چاروں نوکروں کی تنخواہ سے کاٹ لی جو کئی ماہ میں قِسط وار اَدا ہوئی۔ وہ کپڑے جو ضائع ہوئے وہ خُود بیچتا تو دُو روپے بھی نہ ملتے۔

۱۸۷۷ء میں اُس نے مُنشی کنھیالال لکھدھاری۔ بابُو نرائن چندر رائے، سَرسیّد احمد خان، بابُو ہریش چندر چنتامنی بابُو کیشب چندر سین مُنشی اندرمن کو جو اُس زمانے کے بڑے قومی لیڈر تھے دہلی میں اَپنے مسکن پر بُلایا اور اُن سے مِل کر گزارش کی کہ ہم سب مِل کر ایک نیا مذہب اِیجاد کریں اور ایک ہی طریقہ پر قوم کی رَہنمائی کریں سب نے یہ تجویز منظور کر لی۔

جب سَنسکرت زُبان پر اُسے عبُور حاصِل ہو گیا اور اُس نے اَپنی کتابیں پڑھ لیں تو اُسے مَعلُوم ہُوا کہ ہِندُو دھرم میں کوئی قاعِدہ قانُون اور ضابطہ اِخلاق موجُود نہیں ہے

اِسی بے اُصولی کی وجہ سے لوگ تعلیم حاصل کر کے اِس مذہب سے بیزار ہو جاتے ہیں اور غیر مذاہب میں چلے جاتے ہیں اُس نے جان لیا کہ اگر اِس کا اِنسداد نہ کیا گیا تو ہِندُو دھرم جلد ختم ہو جائے گا اور ساتھ ہی بَرہمن کی چَودھرایت بھی ختم ہو جائے گی۔ پَس اُس نے اَپنے مَذہب کے اُصول وضَوابط مُقرّر کرنے کے لئے دِیگر مذاہب کا مُطالعہ کیا اور اِسلام کو خاص طور سے جانچا کیُونکہ صَداقت اور حقائِق کی وجہ سے یہ سب سے زیادہ دِلکش اور قابلِ عمل مَذہب تھا مگر یہ بات ایک بَرہمن تسلیم نہیں کر سکتا تھا۔

اُس نے دِیگر مَذاہِب کی بُرائیاں بیان کِیں اور اُن کے ہادِیوں پر اِعتراضات کر کے اَپنے دَھرم کی تعرِیف کی مگر اِس طرح کہ اَپنے وَیدوں کی اِصلاح دُوسرے مَذاہِب کے اَچھّے اصُولوں کی روشنی میں کر ڈالی اور تَرجُمے کے نام سے نئے وَید پیش کر دیئے لیکن ہِندُو اُس کے پیش کردہ وَیدوں کو قبُول کرنے پر آمادہ نہ ہو سکے اِس طرح وہ ایک نیا فِرقہ تو پیدا کر گیا مگر ہِندُوؤں کی اِصلاح نہ کر سکا۔

ہِندی مُسلمان :۔

آپ پُوچھیں گے کہ دیانند اور اُس کے چیلوں نے توَریت اِنجیل اور قرآن پڑھنے کے بعد وَیدوں کی گمُراہی اور توَہم پرَستی کیوں نہ چھوڑی تو اُس کی اطِلاع ہمارا قرُآن حکیم ۱۴ سو سال پہلے دے چُکا ہے۔ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ اللہ اَیسے لوگوں کے دلِوں پر قُفل لگا دیتا ہے۔ اور بتا دیا تھا کہ وَاللّٰهُ لَايَهْدِى الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ. یَعنِی اللہ کافِر قَوموں کو ہدَایت نہیں دیتا۔

پَس ہمیں کافِروں سے کوئی شکایت نہیں شکایت ہے تو اَپنوں سے ہے جو ایک ہزار سال ہِندُوؤں میں رِہ کر اَپنے اِسلامی شعُائر بھُول گئے اور ہِندُو مراسِم کے غُلام بَن گئے۔

ہم نے اللہ کا نام پُکارا مگر اللہ کو پہچان نہ سکے ہِندُو بُتوں کو پُوجتے تھے۔ سِتاروں کو پُوجتے تھے۔ شیر بندر۔ ہاتھی اور سانپ کو پُوجتے تھے ہم نے قبروں اور مزاروں کو پُوجنا شُروع کر دیا۔ عَلَم، تعزِیہ اور دُلدُل کو پُوجنا شُروع کر دیا۔ ہِندُو کاشی پریاگ، متھرا اور سَوم ناتھ کی جاترا پر جاتے تھے۔ ہم نے اَجمیر، دِلّی، لاہور، سِہوَن کربلا نجف اور مشہد کی جاترا کا نام زیارت رکھّ لیا۔

ہِندُو اَپنے مُردہ بزُرگوں کو پُوجتے، شرادھا دِلاتے اور پنڈے کِھلاتے تھے ہم نے اَپنے پیروں بزُرگوں کو پُوجنا شُروع کر دیا اُن کا فاتحہ دِلانا قرآن خوانی کرنا اور مولویوں کو کِھلانا شُروع کر دیا۔

ہِندُو کہتے تھے اِنسان مَرنے کے بعد نیچے کی دُنیا میں چلا جاتا ہے جِسے پاتال کہتے ہیں وہاں سزائیں دی جاتی ہیں۔ گندھرو مارتے ہیں جَلاتے ہیں اور اِیذائیں دیتے ہیں۔ مُسلمانوں نے عَذابِ قبر کا عقیدہ اَخذ کر لیا اور رَوایتیں بنا لیں کہ مُنکر نکیر سوال جَواب کرتے ہیں اور گرز سے مارتے ہیں اور نہ سوچا کہ مُنکر اور نکیر بھلا فرِشتوں کے نام کیسے ہو سکتے ہیں مُنکر تو اِنکار کرنے والے کو کہتے ہیں اور نکیر بھی اُنہی معنوں کا لفظ ہے۔ اِسلام مُنکروں، منافِقوں اور کافِروں کو بُرا کہتا ہے اور ہمارے مُسلمان بھائی یہ گندے نام اَپنے فرِشتوں کو دیتے ہیں کیُونکہ بُخاری اور مُسلم لِکھ گئے ہیں۔

ہِندُو اَرواح پرَستی میں مُبتلا تھے وہ اَپنے بزُرگوں کی تصوِیریں اور مُورتیں بنا لیتے اور پُوجتے تھے۔ اِسلام نے اُس کو روکنے کے لئے تصوِیریں بنانا منع کیا تھا مُسلمانوں نے قبریں بنا کر اَپنے بزُرگوں کو محفُوظ کرنا شُروع کر دیا اور رَوایتیں بنا لیں کہ نیک لوگ مَرتے نہیں قبر میں زِندہ رہتے ہیں۔ دُعائیں سُنتے ہیں اور منّتیں قبول کرتے

ہیں۔ پھر مقابلہ شُروع ہُوا تو ایک دُوسرے سے بڑھنے کے لئے قبروں پر مقبرے بننے لگے جن میں کچھ مزارات ہیں جہاں مُشرکینِ اسلام زیارت کے لئے جاتے ہیں قبریں پکّی کرانے کے جنُوں نے نوبت یہاں تک پُہنچائی ہے کہ کراچی میں گزشتہ پچیّس سال میں کوئی دَس قبرستان بھَر چکے ہیں اور یہ بدنصیب جاہل نہیں سوچتے کہ مکّہ اور مدینہ کے دُو قبرستان چودہ سو سال میں نہ بھَرے مگر اُن کے قبرستان دَس بارہ سال میں بھَر جاتے ہیں اور اُنہیں نئے قبرستان کی ضُرورت ہوتی ہے کیا یہی اِسلامی شُعائر ہیں جن پر ہم کو ناز ہے ہمارے بُزرگانِ دِین کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

کیا یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہمارے اَپنے جیسے بندوں کو اَپنا اَولیاَ (پیر، بُزرگ، دَاتا، غَوث یا مُشکل کُشا) بنالیں گے تو ہم ناراض نہ ہوں گے ہم اُن سب کو جہنّم کا ایندھن بنائیں گے"۔ سُورۂ کہف (۱۰۲)

یعنی مزارات بنانے والے اور اُن کو پُوجنے والے، اُن کی زِیارت کرنے والے مُشرکین اور کافِر شُمار ہوں گے اور جہنّم رسید کیے جائیں گے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وَعدہ ہے۔ مُسلمان بھائی عِبرت حاصِل کریں۔

ہم نے اَپنی کِتاب ارمُغانِ عجم میں اِسلام پر عجَمی اَثرات کی نشاندِہی کی ہے اور بتلایا ہے کہ کُوفہ وبغداد کے اِیرانیوں نے اَپنے علُوم و عقاید کو عرَبی میں مُنتقل کرکے رَوایات و مسانید کا ڈھیر لگا دیا۔ عِلمِ تفسیر، عِلمِ تاوِیل، عِلمِ کلام اور علُومِ اہلبیت کے اصَل ماخذ وَید پُران اور شاستر تھے یا یُونانی دَیومالا اور مجُوسی زرتشتی عقائدِ اسی لئے وہ قرآنی تعلیم سے مُختلف و مُتصادم ہیں۔

ذائرے کے اندر آریوں یعنی آتش پرستوں اور آفتاب پرستوں کا وطن دکھایا گیا ہے۔ جو ایران، عراق اور وسطِ ایشیا کے کچھ حصے پر مشتمل ہے۔ یہاں آلِ نُوح پھلی پھولی پھر یہی لوگ آلِ ابراہیم کے ناموں سے اکنافِ عالم میں پھیل گئے۔ ہندوستان کے برہمن بھی خود کو سفید فام اور آلِ ابراہیم یعنی برہما دیوتا جہاں نمرود دیوتا کو راجہ اندر اور وشنو جی کے نام سے یاد کیا وہاں ابراہیم کو بھی برہما کے نام سے اپنا ایک دیوتا تسلیم کر لیا۔ آریے حضرت ابراہیم اور اُن کے اہلِ خاندان سے واقف تھے۔ اور کیوں نہ ہوتے ابراہیم اُنہی کے شہر بابل میں پیدا ہوئے ابراہیم نے اُن کے بادشاہ سے لڑ کر وطن چھوڑا اور شام میں جا کر آباد ہو گئے آریوں نے اُن کو بھی اپنا دیوتا بنا لیا اور یاد رکھا اگرچہ اُن کی تعلیم سے اتفاق نہ کر سکے۔ یعنی توحید نہ سیکھ سکے اور بتوں کو پوجتے رہے۔

اِسلام کے حقائق

اِسلام دِینِ توحید کا نام ہے جس میں صِرف ایک مالک کی پَرستش یا بَندگی کی شرط ہے لیکن یہ شرط نہایت سخت ہے کمزور آدمی جو دُنیا کی مَعمولی مخلوقات شیر ہاتھی سانپ یا بَیل سے ڈر جائے اُن کو پُوجنے لگے یا اُن کے شَر سے بچنے کے لئے دُوسروں کا سہارا ڈُھونڈنے لگے اِس شرط کو قبول نہیں کر سکتا۔ اِسی لئے اِسلام کا خُدا کافِروں مُنکروں کی سمجھ میں نہیں آتا اور دِیانَند کی سمجھ میں بھی نہ آسکا اور نہ اِسلام کا مُطالبہ اُس سے صِرف اِس قدر تھا:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالنَّصٰرٰی وَالصَّابِئِیْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحاً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ (سُورۃ البقرہ ٦٢)

خُواہ اِیمان لانے والے یہُودی ہوں یا عِیسائی یا ستارہ پَرست (ہِندُو) جو اللہ پر اِیمان لائے گا اور روزِ آخرت (کے حِساب) پر بھی اور نیک کام کرے گا اُس کو اللہ نوازے گا۔ اور وہ غم و خُوف سے بے خطر زِندگی بَسر کریں گے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا وَعدہ ہے اور اِیمان کا یہی معیار ہے کہ صاحبِ اِیمان بندے بے فِکری اور بے خَوفی کی زِندگی بَسر کرتے ہیں، پَس جو لوگ خَوف وہَراس، ذِلّت و مسکنت، غم واَندوہ، شک و واہمہ کرب واِضطراب میں مُبتلا ہیں سمجھ لو کہ یہ مقہُور و مردُود بندے ہیں اُن کا شُمار اہلِ اِیمان میں نہیں ہو سکتا۔

اِن باریکیوں کو دَان خیرات کھانے والے اور گائے اور بَندر کو پُوجنے والے بَرہمن کیسے سمجھ سکتے ہیں بلکہ خُدا کا قرآنی تصوّر تو خُود بہت سے نام نہاد مُسلمانوں کے

پلّے نہیں پڑتا۔ یہ اپنے پنجتن۔ بارہ امام۔ چودہ معصوم۔ غوثِ اعظم۔ داتا جی خواجہ جی، لعل شہباز اور منگھو پیر پُوجتے ہیں اور خُود کو مُسلمان بتلاتے ہیں اور قُرآن کے اللہ کو نہیں جانتے جِس کی شان تو کُچھ اِس طرح ہے۔

سُورۃ اِخلاص :۔

۱۔ اللہ صِرف ایک ہے۔

۲۔ اللہ بے نیاز ہے۔

۳۔ وہ کسی کا باپ ہے نہ کِسی کا بیٹا۔

۴۔ کوئی اُس کا ہمتا وہم سَر نہیں ہے۔

آیتُ الکُرسی :۔

۱۔ اللہ ہی وہ معبُودِ برحق ہے جِس کے عِلاوہ کوئی پُوجنے کے لائق نہیں۔

۲۔ وہ زندہ ہے ہمیشہ رہنے والا ہے۔

۳۔ اُسے نہ نیند آتی ہے نہ اُونگھ

۴۔ جو کُچھ آسمانوں میں ہے اور جو کُچھ زمین میں ہے سب اُسی کا ہے۔

۵۔ اُس کی اِجازت کے بغیر کوئی کِسی کی شفاعت نہیں کر سکتا۔

۶۔ جو کُچھ اُس کے بندے کرتے ہیں یا کر چکے ہیں وہ جانتا ہے۔

۷۔ اور وہ اُس کے عِلم سے کُچھ حاصِل نہیں کر سکتے جب تک وہ خُود نہ بتادے۔

۸۔ اُس کی کُرسئ اِقتدار آسمانوں اور زمین کو گھیرے ہوئے ہے۔

۹۔ اور اُسے اُن کی حِفاظت مُشکل نہیں۔

۱۰۔ وہ بڑا عالی شان اور بُلند مرتبہ ہے۔

سُورۃ مومن :- (آیت ۶۴، ۶۵)

۱۔ اللہ وہ ہے جِس نے زمین کو تمہارا مسکن بنایا۔

۲۔ اور آسمان کو چھت اور تمہاری صُورتیں بنائیں۔

۳۔ اور صُورتیں بھی اچھی بنائیں۔

۴۔ اور تمہیں پاکیزہ چیزیں کھانے کو دیں۔

۵۔ وہی اللہ تمہارا پالنے والا ہے۔

۶۔ پس اللہ کی بَرکتوں کا شُکر کرو جو تمام عالَموں کا پالنے والا ہے۔

۷۔ وہ ہمیشہ زِندہ رہے گا۔ اُس کے سِوا کوئی خُدا نہیں ہے۔

۸۔ اُسی کو خُلوصِ دِل سے پُکارو وہی حِساب لینے والا ہے۔

سُورۃ الحج (آیت ۵، ۶، ۷)

۱۔ وہی تو ہے جِس نے تمہیں مٹّی سے پیدا کیا۔

۲۔ پھر۔ نُطفہ بنا کر پھر لوتھڑا بنا کر بچّہ کی شکل بناتا ہے۔

۳۔ تُم پیدا ہوتے ہو جوان ہوتے ہو، پھر بوُڑھے ہو جاتے ہو۔

۴۔ اور کوئی تُم میں سے پہلے بھی مَر جاتا ہے اِس طرح سب اَپنا مُقررہ وَقت گُزارتے ہیں ــــ کیا تُم غور نہیں کرتے۔

۵۔ اللہ ہی مارتا بھی ہے اور جِلاتا بھی۔

۶۔ وہ (اللہ) ہر چیز کر سکتا ہے۔

سُورۃ نُوحؑ (آیت ۱۷، ۱۸، ۱۹)

۱۔ اللہ نے تُم کو زمین سے اُگایا ہے۔

۲۔ پھر اُسی میں تمہیں لوٹا دے گا پھر اُسی سے تمہیں نکالے گا۔

۳۔ اور اللہ ہی نے زمین کو تمہارا فرش بنایا ہے۔

سورۃ المرسلات :۔ (۸ تا ۱۵)

۱۔ جب تاروں کی چمک جاتی رہے گی۔

۲۔ جب آسمان پھٹ جائے گا۔

۳۔ جب پہاڑ اُڑتے پھریں گے۔

۴۔ جب رسُول جمع کئے جائیں گے۔

۵۔ سو اِتنی دیر کیوں ہے فیصلہ کے دِن میں

۶۔ اور تمہیں کیا خبر کہ فیصلے کا دِن کیا ہے ؟

۷۔ اُس دِن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے۔

سورۃ حٰم سجدہ :۔ (۲۰۔۲۱)

۱۔ جب اللہ کے حضور پیش ہوں گے۔

۲۔ تو اُن کے کان آنکھیں اور اُن کی کھال اُن کے اعمال کی گواہی دیں گے۔

۳۔ یہ اپنی کھال سے کہیں گے تُو نے ہمارے خلاف شہادت کیوں دی ؟

۴۔ وہ جواب دے گی کہ جس اللہ نے سب کو گویائی بخشی اُس نے ہم کو بھی گویائی دی۔

۵۔ اُس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور تمہیں اُس کے پاس لوٹ کر جانا تھا۔

۶۔ تم بھول گئے کہ تمہارے کان تمہاری آنکھیں اور تمہاری کھال۔

۷۔ تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ شاید تم سمجھتے تھے کہ اللہ کو تمہارے اکثر

کاموں کی خبر ہی نہ ہو گی۔

۸۔آج تُم اِس غلط فہمی کی سزا بھگتو گے اور نقصان اُٹھاؤ گے۔اور اِسلام کے وارثوں کے لئے اللہ تعالیٰ کا حُکم تھا۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (سُورۃ آلِ عمران۔ ۱۰۴)

یَعْنِی تُم میں ایک اَیسا گروہ بھی ہونا چاہیئے جو لوگوں کو نیک کاموں کی طرف بُلائے، اَچھے کام کرنے کا حُکم دے اور بُرے کاموں سے رَوکے اَیسی ہی قوم فلاح وخُوشحالی کی مُستحق ہوتی ہے۔

ہمارا مَولوی مَذہَب کا ٹھیکیدار بنتا ہے اَچھے کاموں کا بڑا چرچا کرتا ہے فضائلِ رَوزہ، نَماز، حج، زکوٰۃ بیان کرتا ہے فَاتِحہ دُرود سِکھاتا ہے مگر بُری باتوں کے بارے میں زُبان نہیں کھولتا۔ چوری، زنا، جھوٹ، فریب کے خِلاف کوئی کِتاب نہیں لِکھتا کوئی وَعظ نہیں دیتا۔ کیا رسُولِ عَربی علیہ الصلوٰۃُ والسّلام کی تَعلیم یہی تھی پھر لوگ اُن کے دُشمن کیُوں ہو گئے مگر مَولوی کا کوئی دُشمن نہیں ہوتا اُس سے مُسلمان بھی خُوش اور کافِر بھی خُوش رہتے ہیں۔ ہمارے رسُولِ عَربی علیہ الصلوٰۃُ والسّلام نے کافِروں اور مُشرِکوں میں سے تھوڑے سے سلیمُ الطّبع اور نیک نَفس چُن کر اَپنی پارٹی بنائی اور اُس کا نام اِسلام رکھّا اور پارٹی کے اِرکان کو مُسلم کا نام دیا چند بَرسوں کے اندر دُنیا نے دیکھ لیا کہ اِسلام کا پیغام لے کر یہ توَحید کے متوالے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ اور اَللہُ اَکبَرُ کے نعرے لگاتے ہُوئے ساری دُنیا میں پھیل گئے اُن کو عدل و اِنصاف اُخوّت و مُساوات اِتحاد و توَحید کی ایسی اعلیٰ تربیّت مِلی کہ وہ ساری دُنیا کو اَدب و تہذِیب سِکھانے کا نادِر نُمونہ بَن گئے۔

جو اُن کی دعوت قبول کر لیتا اُن کا دوست اور بھائی بن جاتا خواہ وہ حبشی غلام ہو یا مجوسی سردار اور جو انکار کرتا اُن کا دشمن شمار ہوتا خواہ اُن کا باپ یا چچا ہو یا بھائی بھتیجہ وہ دوستوں، رشتہ داروں، عزیز و اقارب کا کوئی لحاظ نہ کرتے چنانچہ چند ہی برسوں میں انہوں نے عرب و عجم کے تمام بت خانے اور آتش کدے تباہ کر دیئے اور اللہ واحد کی عظمت کے ڈنکے بجا دیئے۔

آپ کو معلوم ہے کہ وہ نہ فقہ حنفیہ جانتے تھے نہ فقہ جعفریہ نہ شافعی و حنبلی کو مانتے تھے نہ امام بخاری، امام جعفرؒ، امام حسینؓ کی ان کو خبر تھی جو بتلاتے کہ نماز میں ہاتھ ناف کے اوپر باندھے جائیں یا نیچے آمین آہستہ کہی جائے یا زور سے، وضو میں کُلی دوبار کی جائے یا تین بار، پاؤں دھوئے جائیں یا مسح کیا جائے پاجامہ اونچا باندھا جائے یا نیچا۔

ظاہر ہے یہ تمام فتنہ انگیز فقہی موشگافیاں ہمارے مجوسی بزرگوں نے پیدا کر کے اسلام میں فرقے پیدا کئے ہیں اور اس طرح اسلام کا زور توڑا ہے۔

مسلمانوں کا امامؑ :-

پس مسلمانوں کا امامؑ تو وہ تھا جو نہ حنفی تھا نہ شافعی نہ شیعہ تھا نہ صوفی۔ اُسؑ نے کہا تھا میں تمہارے لئے ایک کتاب چھوڑے جا رہا ہوں جو میرے بعد قیامت تک تمہاری امام مبین رہے گی اُس سے رجوع کرو گے اور اُس کے احکام پر عمل کرو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے وہ تمہاری آئندہ نسلوں کی بھی رہنمائی کرے گی بلکہ وہ للعالمین نذیرا ہے یعنی ساری دنیا کی ہدایت کے لئے ہے جو قوم یا فرد اِس سے رجوع کرے گا ہدایت یاب ہو گا اِس پر کسی قوم فرقے یا قبیلے کی اجارہ داری نہیں ہے چنانچہ

انگریزوں کے عُروج و زَوال کا منظر ہمارے سامنے ہے اُنہوں نے قرآن سے رُجوع کیا اور ساری دُنیا کے مالک بَن گئے پھر ڈارون کے چیلے بنے تو بندر بَن کر اَپنے جزیرے کی طرف لَوٹ گئے۔

انگریزوں نے قرآن کے جِن اصُولوں کو اَپنایا تھا یہ تھے :۔

ا۔فَلاَ تَخشَوُا النَّاسَ وَاخشَوْنِ (سُورۃ مائدہ ۴۴) یَعنِی تُم دُنیا کے کسی زِندہ یا مُردہ اِنسان سے نہ ڈَرو صِرف اللہ سے ڈَرو جو تُمہارے اعمَال کی پُرسِش کرے گا۔

آپ جانتے ہیں کہ انگریزوں نے اَپنے دَورِ عُروج میں کبھی کِسی اِمام۔ شہید، پیر بُزرگ دَاتا یا دِیوتا کو نہیں پُوجا۔(نہ کِسی کی قبَر پر جا کر دُعا مانگی یا فاتِحہ پڑھا اور جب یہ سب کرنے لگے ذِلّت و مسکِنت سے دُوچار ہوئے اور تباہ کر دیئے گئے۔

مُسلمانوں کو حُکم تھا یَآاَیُّھَا الَّذِینَ اٰمَنُوۡٓا اَطِیۡعُوا اللّٰہَ وَاَطِیۡعُوا الرَّسُوۡلَ وَاُولِی الۡاَمۡرِ مِنۡکُمۡ (سُورۃ النساء ۵۹)

یَعنِی اے مُسلمانو ! اللہ کی اطاعَت کرتے رہو۔ رَسُولؐ کی اطاعَت کرو اور اَپنے حاکمِ وقت کی فرمانبرداری کرو جو تُم میں سے ہو ۔

مگر مُسلمانوں نے اِس حُکم کی سَو سال سے زیادہ پابندی نہ کی یہ اَپنے حاکمَوں کو گالیاں دینے اور بَدنام کرنے لگے۔ مجُوسی رَوافِض نے یہ کام سیدنا عُثمان غنیؓ کے زمانے سے شُروع کر دیا تھا۔ پھِر مُسلمانوں نے اُسے اَپنا قومی شُعار بنا لیا اور اُسی وقت سے یہ ایک مردُود و مقہُور قَوم بَن گئے۔ اَپنی تارِیخ دیکھئے یا ہماری کِتاب اَرمُغانِ عجم پڑھیے۔

انگریزوں نے اِس کی پابندی کی اگرچہ پیغمبر اَپنا ہی رکھا یَعنِی حضرت عیسیٰؑ کو مانا مگر اَپنے حاکِم کی اطاعَت کا بہترین نمُونہ پیش کر کے عُروج حاصِل کیا تاہم نِصاریٰ کی

یہ ترقی اِسلام کی نشاۃِ ثانیہ کے لئے ضُروری تھی تاکہ مُسلمان اُن کے عُروج کو دیکھ کر اَپنے اِسلام سے رجُوع کریں اور اَپنی کھُوئی ہوئی میراث (حکُومت) حاصِل کریں۔ جِس کا اللہ نے وَعدہ کیا تھا۔

وَاللّٰہُ یُؤتِیْ مُلْکَہٗ، مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ سُورۃ بقرۃ (۲۴۷)

اللہ جِسے چاہتا ہے حکُومت بخش دیتا ہے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے۔

انگریزوں کو معلُوم تھا کہ قرآن میں لِکھا ہے۔

کَمْ مِّنْ فِئَۃٍ قَلِیْلَۃٍ غَلَبَتْ فِئَۃً کَثِیْرَۃً بِاِذْنِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ۔

سُورۃ بقرۃ (۲۴۹)۔

بسااَوقات چھَوٹی جماعت بھی اللہ کے حُکم سے بڑی جماعت پر فتح حاصِل کر لیتی ہے اور اللہ تو صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

پَس وہ ساری دُنیا میں پھیل گئے اور جہاں گئے کروڑوں جاہِل اور گُمراہ کافِروں مُشرِکوں اور جاہِل مُسلمانوں پر حاوی ہو گئے اور حکُومت کرنے کے مُستحق بَن گئے گویا وہ دُعا جو مُسلمانوں کو سِکھائی گئی تھی۔

قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ تُؤْتِی الْمُلْکَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْکَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِیَدِکَ الْخَیْرُ (آلِ عمران ۲۶)

کہواے اللہ حکومتوں کے مالِک تُو جِسے چاہتا ہے حکُومت دیتا ہے۔ اور جِس سے چاہتا ہے چھین لیتا ہے تُو جِسے چاہے عِزّت دے اور جِسے چاہے ذلیل کر دے تیرے ہی ہاتھوں میں سب بھَلائی ہے۔

یہ انگریزوں نے پڑھنی شُروع کر دی اور نوازے گئے مگر مُسلمان بھائی اَپنے حاکموں کو گالیاں دیتے نہیں تھکتے۔ اُن کا مَولوی داڑھی چھَوڑ کر جُبّہ پہن کر اور

آزار اُونچی کر کے خُدا نہیں تو رسُولؐ کا جانشین بَن کر منبر پر چڑھتا ہے اور اپنے حاکموں کو مُنہ بھر بھر کر گالیاں دیتا ہے کہ فلاں شرابی ہے فلاں زانی ہے فلاں ایسا ہے فلاں ویسا ہے اور خُود جو کُچھ مسجد کے حُجروں میں کر گذرتا ہے اُسے یاد نہیں کرتا۔ دس گھر کے چندے سے اور اللہ نام کے کھانے سے پیٹ پالتا ہے اور مُتّقی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اللہ سے نہیں ڈرتا جو مَولوی کے بارے میں فرماتا ہے کہ یہ لوگ اللہ کی باتیں تھوڑے سے فائدے کے لئے بیچ ڈالتے ہیں۔ سچ میں جھوٹ مِلا دیتے ہیں۔ یا فرمایا۔

۲۔ یہ اللہ کی باتوں کے عِوض تھوڑا سا فائدہ حاصل کر لیتے ہیں اور اللہ کے راستے سے روکتے ہیں۔ کُچھ شک نہیں کہ جو کام یہ کرتے ہیں بُرے ہیں۔ سُورۃ توبہ۔ (۹)

۳۔ بھلا اُن کے مشائخ اور عُلماء اُنہیں گُناہ کی باتوں اور حرام کھانے سے منع کیوں نہیں کرتے بِلا شُبہ یہ بُرا کرتے ہیں۔ سُورۃ مائدہ (۶۳)

پنجہ کی اہمیّت :۔

ہمارا مَولوی کہتا ہے ارکانِ دِین پانچ ہیں۔ یہ پنجتن پرستی کی طرف پہلا قدم ہے اِسلام میں تین پانچ سات کی کوئی اہمیت نہیں نہ دس بارہ اور چودہ کا کوئی مقام ہے۔ مگر بُخاری نے لِکھ دیا ہے کہ ارکانِ دِین پانچ ہیں۔ کلمۂ طیبہ، نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔ لیکن قرآن اِس کی تائید نہیں کرتا۔ پھر پانچ کھمبے لگا دینے سے کوئی گھر نہیں بنتا۔ ارکان جمع رُکن کی ہے اور رُکن کے معنٰی کھمبے کے ہیں اگر اِسلام کا کوئی مکان بنایا جائے تو اُس کی شکل اِس طرح بنے گی۔

یَعنی اِسلام کی بُنیاد کلمۂ توحید پر ہے اُس پر چار کھمبے نماز روزہ حج زکوۃ کے ہیں اور اُس کی چھت تلواروں کی ہے جو اِسلام کا سب سے بڑا رُکن ہے۔
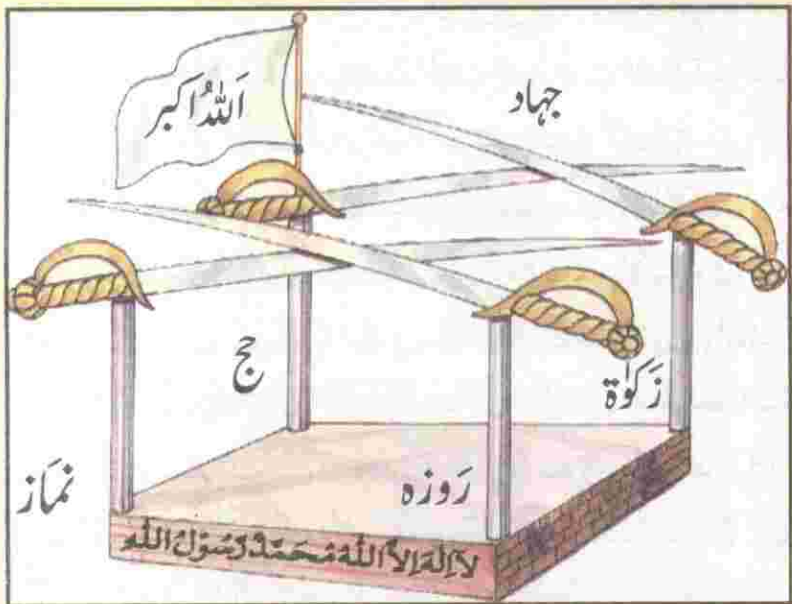
جہاد کو مجُوسیوں، یہُودیوں اور رَوافِض نے ہمارے موجُودہ اِسلام سے خارج کر رکھا ہے پھر اِس مکان پر ایک مِینار یا جھنڈا بھی دَرکار ہو گا۔ جِس سے اللہ کی عظمت کا اِظہار ہو جِس کی علامت ہے اَللّٰہُ اَکبَر یہ نعرہ سُن کر کُفّار و مُشرِکین کی نبضیں سُست ہو جاتی ہیں اور دِل دھڑکنے لگتا ہے۔ اِسی لئے رَوافِض نعرہ حیدری اور نعرہ رِسالت لگاتے ہیں تاکہ مُسلمانوں کو گُمراہ کر کے اللہ کا باغی بنا دیں اور اللہ اُن سے ناراض ہو جائے مَولوی اِس پر اعتراض نہیں کرتا اور ہمیں مَولوی سے یہی شِکایت ہے۔

مگر شِکایت کیا کی جائے اگر یہ مَولوی مولینا اور مُلّا کے معنیٰ جانتا تو خُود مَولانا بنتا نہ پھرتا یہ تینوں شِیعت کی علامت ہیں مَولوی اور مَولائی اُسے کہتے جو علی کو مَولا مانتے

ہیں اور مَولانا اُسے کہاجا تا ہے جو مَولویوں میں سب سے بڑا مُشرِک ہو اور خُود کو مُبرّا خُدا کہلانا پسند کرے۔ سُنّی مُلّا جاہِل ہو تا ہے یہ مَحض اُن کی نقل میں مولانا بن بیٹھا ہے عرَبی جاننے والے کِسی داڑھی والے کو مولانا نہیں کہتے۔

ضابطہ اخلاق :۔

پَس مَعلُوم ہُوا کہ اِسلام نام ہے دِینِ توَحِید کا یَعنِی صِرف ایک مالِک و مُختار اللہ کو اپنا پیدا کرنے والا ماننا اور پالنے والا تسلِیم کرنا اور وہ اِس طرح کہ جو اِس بات کو مان لے وہ ہمارا بھائی ہے خُواہ گورا ہو یا کالا۔ یَعنِی حَبَشی غُلام یا اِیرانی سَردار، یوَرپی سفَید فام ہو یا چینی زَرد نَسل کا لیکن جو اَیسی غَیبی طاقت اور قوُت کی مالِک ہَستی کو اللہ تسلِیم نہ کرے وہ ہمارا اور ہمارے دِین کا دُشمن شُمار ہو گا۔ خُواہ وہ ہمارا باپ بھائی، بیٹا ہی کیوں نہ ہو۔ اِس قانُون کے تحت رَام رَام ہَری، ہَری، مہابَلی بجَرنگ بَلی کی جے لگانے والے اور نعرہَ حَیدری، غَوثِ اعظم یا عَلی یا حُسین اور یا مُحمّد پُکارنے والے برَابَر ہو جاتے ہیں یہ سب مُشرِک قرَار پاتے ہیں اُنہیں دِینِ توَحِید قبُول نہیں کرتا۔

اِسلام کا مقصد دُنیا سے شِرک کو مِٹا کر سارے دُنیاوِی خُداؤں کی خُدائی خَتم کرنا تھا جو ہمارے کِلمہ طیّبہ سے ظاہر ہے۔ لَااِلٰہَ اِلّااللہ کے معنٰی ہیں کوئی خدا نہیں بن سکتا سِوائے اللہ کے پَس اگر مُسلمان اَپنے بزُرگوں کو خُدا، خُدا کا وَلی اور خُدائی خانَدان پنجتن یا بارہ اِمام اور چوَدہ معصُوم بنائیں تو وہ بھی دُشمنِ اِسلام اور مُشرِک شُمار ہوں گے اور یہ کہنے والے کہ اِس شِرک کے باوجُود وہ فِرقے یا گروہ جو اَپنے بزُرگوں کو خُدائی صِفات کا حامِل سمجھتے ہیں ہمارے دِینی بھائی ہیں مُشرِک ہی سمجھے جائیں گے جو شِرک کو بُرا نہ سمجھے وہ بھی مُشرِک ہے۔

خالِق کے حقُوق :۔

اِسلام کو اَپنی شیرَازہ بندی کے لئے ایک مکمل ضابطہ اِخلاق دیا گیا ہے جِس میں خالِق و مخلُوق کے حقُوق وَاضح کئے گئے ہیں اُن پر عمل کرنے یا نہ کرنے سے مُسلمان کی پہچان ہو جاتی ہے۔

ا۔ صلوٰۃ :۔

اللہ کے بندے اَپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کے اِحسانوں کا شُکر ادا کریں۔ اُس کی عظمت بیان کریں اور اُس سے ہدَایت طلَب کرتے رہیں اُس کا نام صلوٰۃ ہے جِسے ہم نَماز کہتے ہیں۔ یہ مساجد میں اِجتماعی طور پر دِن میں پانچ بار ادا ہوتی ہے مُسلمان کو چاہیئے کہ جب اور جہاں موقع مِلے اُن میں شامل ہو اور جماعت سے اَپنا تعلّق ثابت کرتا رہے۔

۲۔ صَوم :۔

مُسلمان کو اَپنی مُستعدی، وفادَاری اور اَطاعت شعُاری کا ثبُوت دینے کے لئے سال میں تیس دِن بھُوک پیَاس اور جِنسی خُواہشات سے پرہیز کر کے دِکھانا چاہیئے کہ وہ ہر اِمتحان میں ثابت قدَم رہ سکتا ہے۔ سختیوَں اور دُشواریوں سے نہیں ڈَرتا۔ اور یہ سب اللہ کی خُوشنُودی کے لئے برداشت کر سکتا ہے۔

۳۔ زَکوٰۃ :۔

یَعنِی اَپنی محنت کی کمائی سے اِسلامی حُکومت کا نِظام چلانے کے اخرَاجات میں شِریک ہونا جِس سے حکُومت فوج تیاّر کرے اور غریب اور مُستحق اَفراد کی پَرورش

کرے اِسلامی حکومت میں یہ ٹیکس کافروں سے بھی وصول کیا جاتا ہے مگر وہ مُسلمانوں سے دُوگنا ہوتا ہے اُسے جزیہ کہتے ہیں۔

بعض قوموں نے اِس دُہرے ٹیکس (جزیہ) سے بچنے کے لئے خُود کو مُسلمان ظاہر کیا اور مُسلمانوں میں گُھس آئے اُنہی نے اِسلام کو نُقصان پُہنچایا۔ یہ مکّار مجُوسی تھے۔ جو باطنی تنظیم کے تحت مُسلمانوں کے بڑے بڑے مُفسّر، محدّث اور فقیہہ بَن بیٹھے تھے۔ (تفصیل کے لئے دیکھئے ہماری کتاب ارمغانِ عَجَم)

۴۔ حج :۔

اِنسان فِطرتاً مادّہ پرَست ہے۔ وہ اَپنے خُدا کو دیکھنا چُھونا اور اُس سے اظہارِ عبُودیت کرنا چاہتا ہے یعنی اُس کے قدموں میں گِر کر اَپنی عاجزی ظاہر کرنے کی تمنّا رکھتا ہے۔ اِسلام نے اِس ضرُورت کو نظر انداز نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے اِس قدِیم گھر کو جِسے اُس کے بندے اِبراہیمؑ نے تعمیر کیا تھا کہ اُن کی اَولاد وہاں جمع ہو کر اللہ کی عِبادت کرے گی۔ یہ عزّت بخش دی کہ اُسے اَپنا گھر (بیتُ اللہ) کا نام دے دیا اور مُسلمانوں کو اِجازت دے دی کہ عُمر بھر میں کم سے کم ایک بار یہاں آکر اَپنی عاجزِی اور بندَگی کا اِظہار کرلیں۔ اُس کے آگے سجدہ رِیز ہوں۔ اُس کے غِلاف سے چِمٹ کر دُعا کریں۔ توبہ واَستغفار کریں۔ رَوئیں گڑگڑائیں اور جو کُچھ اَپنے مالِک سے کہنا چاہتے ہیں یہاں آکر کہہ ڈالیں۔

اِس کے عِلاوہ اِس میں یہ بھی رَاز رکھا کہ اِس طرح ساری دُنیا کے مُسلمان ایک دُوسرے سے مِل کر اَپنے رِشتۂ اخُوّت کو مضبُوط کرتے رہیں گے اور ایک دُوسرے سے سِیکھ کر اِن بُرائیوں سے وَاقف ہو جائیں گے جو اِن میں اَپنے مُلکوں میں غیر

قوموں سے اِختلاط کی وجہ سے پیدا ہو گئی ہوں گی۔ چُنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ حج سے آنے والے اکثر بِدعتوں سے کِنارہ کش ہو جاتے ہیں اور اپنی اِصلاح کر لیتے ہیں۔

۵۔ جہاد :۔

یعنی جِدّو جہد اور کوشش اِسلام کی خُوبیاں اور نیکیاں پھیلانے اور بُرائیاں بدیاں ختم کرنے کے لئے محض اللہ کی خُوشنُودی کے لئے زِندگی وَقف کر دینا اِسلام میں جہاد کہلاتا ہے۔

جہاد کو ہمارے عجمی مجوسی بزرگوں نے اَرکانِ دِین سے خارج کر دیا اُسے نہایت ظالمانہ اور وحشیانہ فعل بنا کر پیش کیا جِس کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر فِرقے کے پاس جہاد کے معنیٰ کُچھ اور ہیں رَوافِض نے تو اِس کے لئے شَرط لگا دی کہ جہاد صِرف اِمام کی سَرکردگی میں کیا جا سکتا ہے اور چُونکہ اُن کا اِمام غائب مستُور ہے وہ اُس کے ظہُور سے پہلے جہاد میں شرِیک نہیں ہو سکتے۔

سَبائیت زَدہ مَولوی کہتے ہیں کہ جہاد کِشور کُشائی نہیں ہے یہ اَپنی حُکومت کا تختہ اُلٹ کر مُلک میں خانہ جنگی کرانے کا نام ہے جیسے شیعانِ عَلی نے کروا کر اِسلام کی چُولیں ہِلا دیں پھِر بنو اُمیّہ اور بنو عبّاس کی حکوُمتیں خَتم کروائیں۔ ہِندُوستان میں مُغلوں کا بیڑہ غرق کیا۔ پاکِستان میں آج تک کِسی حُکومت کو چین نہ لینے دیا۔

قادیانیوں نے بھی رَوافِض سے مُتاثّر ہو کر فیصلہ دیا تھا کہ تلوار کا زمانہ خَتم ہو گیا۔ اَب توپ و تفنگ کا دَور ہے اور وہ مُسلمانوں کو دَستیاب نہیں اِس لئے جہاد منسُوخ ہے۔

اُنہی ہتھکنڈوں سے عجمی مجُوسی زَادوں نے جہاد کو مُسلمانوں کی زِندگی سے نِکال

دیا شمشیر و سناں اُن سے چھین لی اور طاؤس و رباب اُن کے ہاتھوں میں دے دیا۔ تاکہ یہ قوالی اور دھمال کرتے پھریں اور اللہ اکبر کی جگہ ہو جمالو۔ مست قلندر یا علی یا حیدر کے نعرے لگاتے رہیں اور ہندوؤں سے جوتے کھاتے رہیں۔ جہاد اسلام اور توحید کو پھیلانے کا واحد ذریعہ ہے جب تک مسلمان اس سے رجوع نہ کریں گے اور مارنے مرنے سے ڈرتے رہیں گے اسی طرح ذلیل خوار رہیں گے۔

عیش پرست اور آرام طلب غلام قومیں جہاد کی صعوبتیں برداشت کرنا پسند نہیں کرتیں تو اللہ بھی اُن کو پسند نہیں کرتا۔ اُنہیں غلامی میں رہنے دیتا ہے۔

جہاد ایک اجتماعی عبادت ہے جب قوم جہاد کا ارادہ کرے مسلمانوں کو لبیک کہنا چاہیئے اور جس طرح کافروں اور مشرکوں سے اسلام کی سربلندی کی خاطر لڑنا جہاد ہے اسلامی لشکر میں شامل ہو کر زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا، پانی پلانا، لاشیں اُٹھانا، دفنانا اور مجاہدوں کا کھانا پکانا، کھلانا اسلحہ سنبھالنا بھی جہاد ہے۔

اسی طرح اسلام کی تبلیغ پندونصائح اور وعظ کے ذریعہ کرنا بھی جہاد ہے۔ کتابیں لکھ کر اسلام کو غیر مسلموں تک پہنچانا بھی جہاد ہے۔ پھر ان کتابوں کی اشاعت میں حصہ لینا اور ان کو بھی پھیلانا جہاد ہے۔ بلکہ ایسی کتابیں خریدنا اُس نیت سے کہ اُس کتاب کی قیمت سے اور کتابیں شائع ہوں گی اور اشاعتِ دین میں مددگار ہوں گی جہاد ہو جاتا ہے۔ کاش مسلمان اس چیز کو سمجھتے اور دُنیا کے ساتھ دین کی بھی خبر لیتے۔

اسلام نے جہاں اچھے کاموں کے نام گنا دیئے ہیں وہاں بُرے کاموں کی تفصیل بھی دے دی ہے جس سے بچنا ثواب ہے۔

بُرے کاموں کی فہرست :-

۱۔ جُھوٹ بولنا بُرا ہے۔ جُھوٹ بولنے والوں جُھوٹی قسم کھانے والوں اور جُھوٹے وعدے کرنے والوں پر اللہ تعالٰی نے لعنت بھیجی ہے۔

۲۔ بے حیائی کے کاموں سے قُرآن نے منع کیا ہے۔ افسوس کہ مُسلمان ہندوؤں اور پارسیوں کے ساتھ رہ کر خُود اِن کاموں میں مُبتلا ہو گئے اور اِن بُرائیوں سے پرہیز نہیں کرتے پھر یہ مُسلمان کیسے رہ سکتے ہیں اِن کی سزا کوڑے ہے۔

۳۔ جُوا کھیلنا، فال نِکالنا، قُرعہ ڈالنا، اِسلام نے منع کیا ہے مگر مُسلمان اِن میں مُبتلا ہیں اللہ اِن کو ہدایت دے۔

۴۔ چوری، ڈاکہ، اِغواء بردہ فروشی ایسے جرائم ہیں جن کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے بلکہ اِغواء اور بردہ فروشی میں قتل کرنے کا حُکم ہے۔ کیُونکہ یہ سب ظُلم کے تحت آتے ہیں۔ اللہ اِن گُناہوں کو مُعاف نہیں کرتا۔ مظلُوم داد خُواہ ہو گا اور اللہ اِنصاف کرے گا۔

۵۔ نشہ آور اَشیاء شراب بھنگ افیُون چرس کا اِستعمال مُسلمان کے لئے جائز نہیں اِن سے اِنسان ناکارہ ہو جاتا ہے۔

۶۔ خیر خیرات، صدقات، نذر نیاز کھانے سے مُسلمان کو روکا گیا ہے۔ اِن سے اِنسان بے غیرت اور بے آبرُو ہو جاتا ہے۔ حلال کی روزی وہ ہے جو محنت کر کے کمائی جائے۔

۷۔ حسد کرنا یعنی دُوسروں کو خُوشحال دیکھ کر جلنا بُرا ہے۔

۸۔ رشوت لینا یا دینا منع ہے۔ اِس سے مُعاشرے میں خرابی پیدا ہوتی ہے مگر جب

حکومت کم تنخواہیں دے کر اَپنے عمّال کو رِشوت خوری پر مجبور کرے تو یقیناً باز پُرس حکومت سے ہو گی۔

۹۔ اَمانت میں خیانت نہ کرو۔ یہ چوری ہے۔

۱۰۔ وَعدہ خِلافی نہ کرو۔

۱۱۔ چُغلی نہ کھاؤ۔

۱۲۔ عورتوں پر تُہمت نہ لگاؤ۔

۱۳۔ قَرض اُدھار کی عادت نہ ڈالو۔ اِس سے مفلوکُ الحالی آتی ہے۔

۱۴۔ کمزوروں پر ظُلم نہ کرو۔
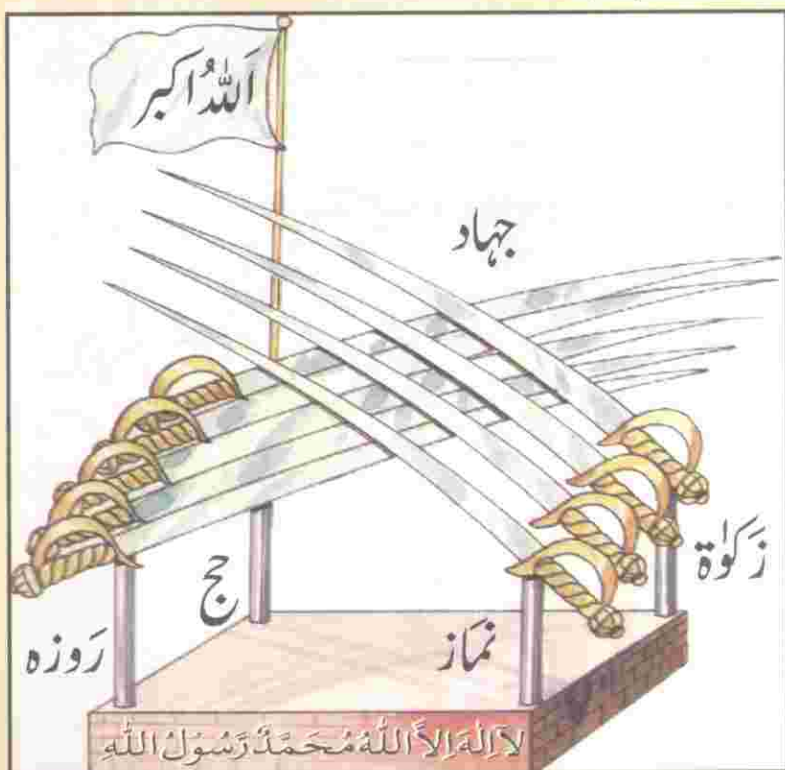
یہ وہ چند باتیں ہیں جن سے پرہیز کر کے اِنسان اَچھے اِخلاق کا حامِل بَن جاتا ہے جس میں یہ خُوبیاں پَیدا ہو جائیں وہ اِسلام کی زُبان میں مُتّقی کہلاتا ہے۔ مُتّقی اِنسان بادشاہ اور وزِیر سے زیادہ اللہ کو محبُوب ہے اللہ خُود فَرماتا ہے۔

اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَاللّٰہِ اَتْقٰکُمْ

کراچی ۱۹۷۷ء

وَمَا عَلَیْنَا اِلاَّ الْبَلاَغ

عزیز احمد صدیقی

آخر میں اللہ تعالیٰ سے میری دُعا ہے کہ وہ اس کِتابچہ سے اُمّتِ مُسلِمہ کو اور طالبینِ عُلومِ شریعت کو نفع پہُنچائے اور مَیں اِبتدا میں بھی اور خاتمہ پر بھی رَبُّ العِزَّت کی حمد کرتا ہوں اور اُس کے بندے، رسُول، پیغمبر اور آخری نبی ﷺ پر اللہ اپنی رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے۔

وَمَا عَلَينَا اِلاَّ البَلٰغُ المُبِينَ.

اَحسَن عبَّاس

منجانب: آپ کا ایک خیر خواہ بھائی
رابطے کیلئے پتہ
پوسٹ بکس نمبر 81 کراچی